سوال

(45)کیا کماد میں عشر واجب ہے۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے ہاں فصل کماد کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور ہمارے زمیندار اکثر کماد مل پر فروخت کرتے ہیں، کیا کماد کی رقم جو بل سے وصول ہوگی، اس سے عشر دینا پڑے گا، یا بصورت دیگر زکوٰۃ جماعت کے اندر اس مسئلے پر اختلاف ہے، براہ کرم مکمل دلائل شرعی کے ساتھ وضاحت فرمادیں، تاکہ پوری پوری تسلی ہوجائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ زمین کی پیداوار سے صدقہ ادا کرنا کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے، جس سے کہ کسی مسلمان کو مفر نہیں، قرآن حکیم میں ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنفِقُوا۟ مِن طَيِّبَـٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ (البقرۃ)

''اے ایمان والو! اپنی حلال اور پاکیزہ کمائی اور زمین کی پیداوار سے خرچ کرو۔''

حدیث شریف میں ہے:

((ان رسول اللہ ﷺ قال فیما سقت السماء والعیون والبعل العشر وما سقی بالنضح نصف العشر کتب حدیث))

''بارانی چشموں سے سیراب ہونے والی یا زیر زمین نمی والی کھیتی میں عشر ہے، اور جس کھیتی کو کنوؤں سے پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے، اس میں نصف عشر ہے۔''

سونا اور چاندی، جانوروں اور تجارتی مال کی زکوٰۃ اور زمین سے حاصل ہونے والی کھیتی (بشرطیکہ وہ سال بھر باقی رہ سکے) کی زکوٰۃ میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر چیزوں کی زکوٰۃ سال بعد دی جاتی ہے، اور زمین سے پیدا ہونے والی کھیتی کی زکوٰۃ اس وقت دینی پڑتی ہے، جب وہ پک کر تیار ہو۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

وَءَاتُوا۟ حَقَّهُۥ يَوْمَ حَصَادِهِۦ (الانعام)

''یعنی کھیتی کی زکوٰۃ اس کی کٹائی اور صفائی کے وقت دو۔''

اب جس طرح کھیتی اور دوسری چیزوں کی زکوٰۃ سال کے بعد اور کھیتی کی زکوٰۃ کٹائی کے وقت ہی دینی پڑتی ہے، اس طرح ان کے نام بھی الگ الگ ہوگئے ہیں، سونا اور چاندی وغیرہ دوسری چیزوں کے صدقے کا نام زکوٰۃ اور کھیتی کے صدقہ کے نام سے مشہور ہے۔

کماد میں عشر واجب ہے:

عموماً زمیندار کماد سے گڑ، شکر یا چینی وغیرہ گھر پر ہی تیار کرتے ہیں، اس لیے انہیں یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کے کھیت سے پیدا ہونے والی فصل نصاب کو پہنچی ہے، یا نہیں، اگر نصاب (۲۰ من) کو پہنچ جائے، تو اس سے عشر یا نصف عشر (جو صورت بھی ہو) ادا کریں۔ اگر ان کی پیداوار نصاب کو نہ پہنچی تو ان پر عشر واجب نہں ہے، رہی یہ بات کہ کچھ زمیندار اپنا کماد ملوں میں فروخت کر دیتے ہیں، ان کو گڑ، شکر یا چینی حاصل نہیں ہوتی، تو یہ چیز عشر نہ دینے کی وجہ نہیں بن سکتی، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کھجوروں اور انگوروں کا عشر فصل پکنے اور کٹنے کے بعد خشک کھجوروں اور خشک انگوروں کی صورت میں ادا کیا جاتا تھا، مگر عموماً لوگ اپنے باغ کے پھل تازہ تازہ تر حالت میں فروخت کر دیتے تھے، جیسے آج کل انگور اور تر کھجوریں بازار میں فروخت ہوتی ہیں، ظاہر ہے کہ یہ تر پھل نہ سال بھر رہ سکتے تھے، اور نہ ان سے عشر لیا جاتا تھا۔ پھر انگور اور کھجور کی یہ صورت ہوتی تھی کہ ماہر فن باغ میں گھوم پھر کر اندازہ لگا سکتے تھے کہ اس باغ میں مثلاً موجودہ حالت میں تر پھل ایک سو من ہیں، جو فصل پکنے اور خشک ہونے پر ۶۰ من رہ جائیں گے، چنانچہ اس اندازے کے مطابق باغ والے ۶۰ من کھجور یا انگور کا عشر لازم ہو جاتا تھا، جسے وہ فصل کی کٹائی کے بعد خشک کھجوروں اور منقیٰ کی صورت میں ادا کرتا تھا، لیکن باغ کا اندازہ ہو جانے کے بعد وہ آزاد ہوتا تھا، کہ اپنے باغ کے پھل تر حالت میں فروخت کرے، یا پکنے اور تیار ہو جانے کے بعد ان کی کٹائی کرے۔

بالکل اسی طرح آج بھی ماہر فن کماد کے کھڑے کھیت سے پیدا ہونے والی چینی یا گڑ شکر کا اندازہ کریں، اگر کھیت کی پیداوار نصاب (۲۰ من) کو پہنچ جائے، تو اس سے عشر دو من یا نصف عشر ایک من ادا کریں۔ علیٰ ہذا القیاس اگر کسی کھیت کے سو منگڑ شکر پیدا ہونے کا اندازہ ہو تو اس سے عشر دس من یا نصف عشر ۵ من یا اس کی قیمت ادا کریں۔

نوٹ: ... پیداوار کے نصاب (۲۰ من) کو پہنچنے کے بعد ہر تھوڑی یا زیادہ فصل سے اسی حساب سے عشر دینا واجب ہے، اگر ۲۱ من شکر پیدا ہوتی تو اس سے عشر دو من چار سیر یا نصف عشر ایک و من دو سیر دینا لازم آئے گا۔ ھٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 7 ص 132

محدث فتویٰ